بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَلْحَمْدُ لله رَبِّ العَالَمِينَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِياءِ وَالمُرْسَلِينَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِہ وَصَحْبِہ اَجمَعِين، أمَّا بَعْدُ:

جزء عم کی مختصر تفسیر کے تعلق سے آخری دو سورتیں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی مختصر تفسیر بیان کرتے ہیں۔

ارشاد باری تعالی ہے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝١ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝٢ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝٣ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝٤ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝٥﴾ [الفلق: 1-5]

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝١﴾ (اے میرے پیارے پیغمبر ﷺ) کہہ دیجیے ! میں رب فلق کی پناہ میں آتا ہوں۔

﴿مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝٢﴾ ہر اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا ہے۔

﴿وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝٣﴾ اور رات کے شر سے جب وہ داخل ہو جائے۔

﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝٤﴾ اور گرہوں پر پھونک مارنے والیوں کے شر سے۔(یعنی جادو گرنیوں کے شر سے)

﴿وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝٥﴾ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

سورۃ الفلق کا جو بنیادی پیغام ہے وہ ہے "الإستعاذة"، اس لیے سورۃ کی ابتداء أعوذ کے لفظ سے ہوئی تو ﴿قُلْ أَعُوذُ﴾ کہہ دیجیے اے میرے پیارے پیغمبر ﷺ ! میں پناہ میں آتا ہوں۔ استعاذہ کا معنی یہ ہے کہ ایک ذات یا ایک شخص جو کمزور ہے وہ کسی دوسری ذات کے شر سے بچنے کے لیے تیسری ذات سے پناہ طلب کرتا ہے جو طاقتور ہے۔ تو یہاں پر تین چیزیں ہیں:

(١) ایک پناہ طلب کرنے والا۔

(٢) ایک جس کے شر سے بچنے کے لیے پناہ طلب کی جا رہی ہے۔

(٣) تیسری وہ ذات جس سے پناہ طلب کی جا رہی ہے۔

پناہ طلب کرنے والا کمزور ہے، ضعیف ہے، وہ خود شر کا سامنا نہیں کر سکتا اس لیے اس کو ضرورت ہے کہ وہ ایسی طاقتور ذات کی پناہ میں آجائے جو اس کو اس چیز کے شر سے محفوظ کر دے جس سے وہ پناہ طلب کر رہا ہے۔ یہ استعاذہ کا عام مفہوم ہے۔ استعاذہ

عبادت ہے یعنی پناہ طلب کرنا عبادت ہے اور دلیل یہی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ہے۔اس میں استعاذہ کا ذکر ہے اور اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ کی زبانی ﴿قُلْ﴾ کہہ دیں (اے میرے پیارے پیغمبر ﷺ) ﴿أَعُوذُ﴾ میں پناہ میں آتا ہوں۔

کس کی پناہ میں؟ اور کس کے شر سے محفوظ ہونے کے لیے؟ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ سید المرسلین علیہ الصلاۃ والسلام، افضل البشر، افضل الرسل علیہ الصلاۃ والسلام، مخلوقات کا جب ہم ذکر کرتے ہیں تو سب سے افضل سب سے عظیم مخلوقات میں سے اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔یعنی مخلوقات میں سے کوئی مقابلہ بھی نہیں ہے کسی کا۔انبیاء سب سے افضل ہیں اور سب سے افضل انبیاء میں سے اللہ تعالی کے آخری نبی آخری پیغمبر محمد مصطفی علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔

پناہ طلب کرتے ہیں اپنے رب کی۔خود پناہ طلب کرتے ہیں اور اپنی امت کے لیے یہ پیغام ہے کہ تمام امت بھی پناہ طلب کرے اپنے رب سے۔توحید کا پیغام ہے توحید کا سبق ہے۔کہ شر اس دنیا میں موجود ہے، شر دو طریقے کے ہیں ایک وہ جو بیرونی شر ہے دوسرا وہ جو اندرونی ہمارے نفس کے اندر ہے۔اگر ان شرور سے بچنا ہے تو پھر ایک ہی راستہ ہے جو ہمارا خالق جو ہمارا مالک ہے یہ شر بھی اسی کی اجازت سے موجود ہے پوری دنیا میں، جس رب نے مجھے پیدا کیا ہے اپنی حکمت کے تقاضے سے اس شر کو بھی پیدا کیا ہے۔جو ہر چیز پر قادر ہے کوئی چیز اسے عاجز کر نہیں سکتی، وہ احکم الحاکمین ہے۔میں ان شرور کا یا اس شر کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہوں جو موجود ہیں چاہے کسی بھی صورت میں ہوں۔تو اللہ تعالی میں تیری پناہ میں آتا ہوں ﴿قُلْ أَعُوذُ﴾۔

سورۃ الفلق میں رب الفلق کا ذکر ہے اور سورۃ الناس میں ان شاء اللہ اس کے ساتھ میں بیان کروں گا بعد میں، لیکن دیکھیں الفاظوں کی خوبصورتی دیکھیں اور انداز بیاں دیکھیں۔ واللہ! ہر لفظ جہاں پر ہونا چاہیے وہیں پر ہے۔ایک ایک لفظ کی بات ہم کریں گے دیکھیں کہ کس طریقے سے مناسبت کے ساتھ یہ قرآن مجید عربی میں نازل ہوا ہے اور عرب کے لیے جو سب سے سخت مخالفین تھے تو انداز بیان کیسا ہونا چاہیے؟ سبحان اللہ!

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ رب فلق۔اب فلق کے رب تو ہم سب جانتے ہیں اللہ تعالی ہے۔اچھا اللہ کا ذکر نہیں ہے رب کا ذکر ہے، ربوبیت کے معنی میں کیا آتا ہے؟ خالق ہے، رازق ہے، تدبیر کرنے والا ہے، نفع نقصان کا مالک ہے، مشکل کشاء، حاجت روا یہی معنے آتے ہیں نا؟ تو یہاں پر پناہ طلب کی جا رہی ہے تو یہ معنے ہونے چاہییں کہ نہیں؟ اللہ کے نام میں سچا معبود ہے، سچا معبود ہے۔تو یہاں پر مناسبت یہی ہے کہ رب کا ذکر ہونا چاہیے تاکہ بات استعاذہ کی ہو رہی ہے اور اکثر دیکھیں قرآن مجید میں جہاں پر استعاذہ کا ذکر ہے وہاں رب کا ذکر ہوتا ہے کیونکہ مناسبت یہی ہے۔سبحان اللہ!

اچھا ﴿فَلَقِ﴾ صبح کا رب۔ فلق صبح کو بھی کہتے ہیں اور ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو کھل جاتی ہے چاہے وہ بیج ہو چاہے وہ دانہ ہو یا کچھ بھی ہو تو عموم میں ہے، لیکن یہاں پر مناسبت کیا ہے؟ شر ہے، شر سے بچنا ہے، شر میں تاریکی ہوتی ہے اندھیرا ہوتا ہے، صبح جو ہے اور جب سورج نکلتا ہے تو آپ آسمان کی طرف دیکھتے ہیں ظلمت آہستہ آہستہ تاریکی آہستہ آہستہ ختم ہوتی جاتی ہے اور روشنی آہستہ آہستہ پھیلتی ہے۔ جو رب فلق ہے جو اس صبح کا رب ہے جو رات کی تاریکی کو ختم کر کے دوبارہ سے روشن کر دیتا ہے اس دنیا کو۔ یہ جو شر ہے جن شروں نے مجھے گھیرا ہوا ہے میں ان کی ظلمتوں سے نکلنا چاہتا ہوں تو مناسبت ہے کہ صبح کا ذکر ہو اور ربِ صبح کا ذکر ہو تاکہ ان ظلمتوں سے بچا جا سکے۔ ﴿قُلۡ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلۡفَلَقِ ۝١﴾ جو رات کی تاریکی کو روزانہ سورج کی روشنی سے ختم کر کے دوبارہ روشن کر سکتا ہے میرا رب میری زندگی بھی روشن کر دے گا اور مجھے میری جتنی بھی مصیبتیں ہیں اللہ تعالی دور فرمائے گا۔

﴿قُلۡ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلۡفَلَقِ ۝١﴾

یہاں پر دو چیزیں آگئی ہیں پناہ طلب کرنے والا اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ اور ہر وہ شخص جو اس سورۃ کی تلاوت کرتا ہے اور پڑھتا ہے، جس سے پناہ طلب کی جا رہی ہے رب الفلق رب ذوالجلال سبحانہ وتعالی۔

اچھا ﴿مِن شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ ہر اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا ہے۔ جسے رب نے پیدا کیا ہے جس کے اندر شر موجود ہے، جو بھی شر آپ سوچ سکتے ہیں ﴿مِن شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ صیغۃ العموم ہے "کوئی بھی شر ہے" سب اس میں شامل ہے۔ کہ اللہ تعالی میں ہر شر سے بچنا چاہتا ہوں، اے اللہ تعالی! میں تیری پناہ میں آتا ہوں مجھے ہر شر سے محفوظ فرما۔

﴿مِن شَرِّ مَا خَلَقَ﴾۔

اب بعض ایسے شر ہیں جو اس عموم سے نکال کر خصوصی طور پر ان کا ذکر کرنا چاہیے کیونکہ وہ زیادہ خطرناک شر ہیں۔ دیکھیں سانپ ہے، بچھو ہے، درندہ ہے، پرندہ ہے، دشمن ہے دنیا میں، کوئی قتل کرنا چاہتا ہے کوئی لوٹنا چاہتا ہے کوئی مختلف ہیں سب شر ہیں۔ بیماریاں ہیں، تکلیفیں ہیں، وباء پھیل جاتی ہے سب شر ہے۔ اس عموم میں سب شامل ہو گیا ہے یعنی کوئی چیز آپ نے چھوڑی نہیں ہے۔ بعض ایسی چیزیں لازمی ہیں جن کا ہمیں پتا نہیں ہے کہ ان شرور میں سے زیادہ خطرناک کون سا ہے تاکہ اس کا زیادہ الگ سے ذکر کیا جائے اور تخصیص کی جائے۔ کون بتائے گا ہمیں؟ جس رب نے اس شر کو پیدا کیا ہے۔ کوئی اور بتا سکتا ہے؟

سبحان اللہ!

وہ کون سی ایسی چیزیں ہیں جن سے خصوصی طور سے بچنا ہے؟ جو اتنی خطرناک ہیں، مہلک ہیں، جن کا ذکر خاص کرنا ہے۔

﴿وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝٣﴾ نمبر ایک — اے اللہ تعالی! میں تیری پناہ میں آتا ہوں غاسق کے شر سے جب وہ داخل ہو

جائے۔ (وقب معنی داخل ہونا) غاسق رات، بعض مفسرین نے چاند بھی کہا ہے کیونکہ چاند رات کو آتا ہے تو رات کا معنی ہی ہے۔ جب رات داخل ہو جاتی ہے، اندھیرا چھا جاتا ہے، اور اندھیرے میں جو بھی درند اور پرند اور جن شیاطین سب ان کو ایک موقع مل جاتا ہے جیسے کہ وہ قید میں ہوتے ہیں رات میں وہ آزاد ہو جاتے ہیں تو شر رات میں آزادی محسوس کرتا ہے۔ شر رات میں آزاد ہو جاتا ہے، مختلف قسم کے جو شرور ہیں۔ تو الگ الگ رات میں درند پرند وغیرہ کا ذکر نہیں کیا، رات ہی کا ذکر کیا ہے جب وہ داخل ہو جائے اس میں جو بھی شر ہے اللہ تعالی میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اللہ تعالی میری حفاظت فرما۔ تو جو اس رات کی تاریکی میں شر موجود ہے ایک تو عمومی طور پر ﴿ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴾ ایک جگہ پر، اب تخصیص کے ساتھ خصوصی طور پر جب رات داخل ہو جائے جو بھی شر اس کے اندر ہے اس سے مجھے پناہ دے دے میرے رب۔ ہو گیا؟ ہو گیا۔ اس کے ساتھ اور ایک، اچھا رات میں کیونکہ مخفی چیزیں نظر نہیں آتیں اس لیے ذکر بھی الگ سے نہیں کیا، وہی کافی ہے کہ رات کی تاریکی میں جو بھی چھپی چیزیں ہیں وہ سب۔

اور ایک مہلک اور خطرناک چیز جس سے بچنا چاہیے اور رب کی پناہ طلب کرنی چاہیے "جادو ہے"۔ جادو حقیقت ہے، جادو کا اثر ہوتا ہے، قرآن مجید میں کئی جگہ پر اس کا ذکر ہے، جادو کو جھٹلانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کی آیت کو جھٹلاتے ہیں اور قرآن مجید کی آیت کو جھٹلانا کفر ہے۔ "آیت السحر" ایک خاص آیت ہے جس کو کہتے ہیں "جادو کی آیت" سورۃ البقرۃ آیت نمبر 102۔ کیا ہو گیا ہے بھول گئے سب؟ ہاں؟ 102، رقیہ شرعیہ نہیں پڑھتے؟ رقیہ شرعیہ نہیں پڑھتے کیا؟ بھول گئے ہیں؟ الغرض! تو آیت السحر کیوں کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں جادو کا ذکر ہے۔ تو جادو موجود ہے، اور جادو کی دو قسمیں ہیں۔ جادو کو جادو "سحر" کیوں کہا جاتا ہے؟ کیونکہ مخفی کوئی چیز ہے کہ اس کا اثر ہوتا ہے حقیقت میں۔ وہ کیا اثر ہوتا ہے اور کیسے ہوتا ہے؟ نہیں جانتے، خفیہ ہے۔ لیکن اثر ہوتا ہے، ایک حقیقتاً بیماری بھی ہو سکتی ہے، پاگل پن بھی ہو سکتا ہے، جان بھی جا سکتی ہے، قتل بھی ہو سکتا ہے جادو کے ذریعے سے۔

متفق علیہ حدیث میں صحیح بخاری میں بھی یہ قصہ موجود ہے لبید بن عاصم یہودی نے جادو کیا تھا اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ پر، جادو اتنا سخت تھا کہ قتل کرنا چاہتا تھا وہ بندہ۔ لیکن اللہ تعالی نے اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کو پناہ دی، اور جادو کا کتنا اثر ہوا؟ کہ صرف یہ بھول جاتے تھے کہ رات میں کس بیوی کے گھر میں تھے یا کہاں پر تھے۔ یا کس بیوی کی باری تھی رات کو۔ یہ اتنا اس حد تک ورنہ کتنا سخت تھا کہ قتل کرنا تھا، سخت ترین جادو کیا تھا۔ اور یہودی معروف تھے جادو میں۔ سب سے بدترین جادو کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالی نے اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کو پناہ عطا فرمائی۔ الغرض! تو جادو کا اثر ہوتا ہے حقیقتاً۔

دوسری قسم کا جادو وہ جو آنکھوں کا دھوکہ ہو جیسے کہ موسی علیہ السلام کے قصے میں آیا ہے۔ چالیس جادو گر جو تھے انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں پھینکیں تو زمین پر 80 سانپ نظر آ رہے تھے دیکھنے والوں کو کہ وہ سانپ ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالی کے پیارے نبی موسی علیہ السلام پر اثر ہوا کہ نہ ہوا؟ کیا دیکھا؟ رسیاں سانپ بن گئی ہیں۔ سبحان اللہ! تو اسے کہتے ہیں "السحر التخیلی" جو کس کے خیال میں آتا ہے لیکن حقیقتا وہ بھی تو حقیقتا رسی سانپ میں نہیں بدلی، رسی رسی ہے، دیکھنے والوں کی آنکھوں پر اثر ہوا جادو کا کہ اس کو رسی سانپ نظر آ رہی تھی ہلتی ہوئی، الغرض! تو جادو حقیقت ہے اور جادو خطرناک اور مہلک ہے تو اس کے شر سے بچنے کے لیے ایک خصوصی ذکر ہوا ﴿وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ﴾ لفظ جادو کا نہیں ہے۔ یہ خوبصورتی ہے انداز بیان کی جادو نہیں ہوتا جب تک کہ جادو گر نہ ہو۔ ہو سکتا ہے؟ تو پناہ صرف جادو سے یا جادو گر سے کرنی چاہیے؟ جب جادو گر نہیں ہے، اصل شر جادو میں کب ہوتا ہے؟ جادو گر جادو کرنا چھوڑ دے یا جادو گر کے شر سے محفوظ ہو تو جادو کا اثر ہوگا؟ سبحان اللہ! ذکر جادو کا نہیں ہے، جادو گر کا بھی نہیں ہے، جادو گرنی کا ہے اور خصوصی عمل کے ذریعے سے جو سب سے بدترین جادو ہے گرہ میں ہوتا ہے، جادو کے طریقے مختلف ہیں ان میں سے جو سب سے بدترین ہوتا ہے دھاگے پہ یا رسی پہ گرہ ڈالتے ہیں اور خاص طلاسم الفاظ پڑھ کے گرہ ڈال دیتے ہیں جس میں شیاطین کو ایک ایک شیطان کو باندھ لیا جاتا ہے ایک گرہ میں الگ الگ اور جب تک یہ گرہیں موجود ہیں وہ شیاطین اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ جادو شیطانوں کے ذریعے اثر کرتا ہے کسی کی زندگی میں۔ میاں بیوی میں جھگڑا کرنے کے لیے تعویذ جادو ہوتے ہیں۔ جدائی کیا ہوتی ہے؟ دل میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے، چھوٹی پل بات پر جھگڑے ہو جاتے ہیں، وہی بیوی جو سب سے پیاری تھی وہی سب سے بری لگتی ہے خاوند کو، بیوی کو خاوند سب سے اچھا تھا اچانک سب سے برا لگنے لگ گیا۔ قریب آتا ہے بدبو آتی ہے۔ میرے پاس کئی ایسے کیس آئے ہیں کہتے ہیں ڈاکٹر صاحب ٹھیک ہی تھا پتا نہیں کیا ہو گیا بیوی کو دیکھتا ہوں مجھے عجیب سی متلی سی آ جاتی ہے، بیوی کہتی ہے میرے قریب آتا ہے مجھے بدبو آ جاتی ہے، اچانک کیا ہو گیا؟ کچھ بھی نہیں ہے۔ سبحان اللہ! کل تک ٹھیک تھے آج کیا ہو گیا؟ اچانک تبدیلی کیوں آئی ہے؟ تو جادو کا اثر ہے۔ بعض اوقات اس طریقے سے ہو جاتا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ہر بدبو میں جادو ہوتا ہے یا ہر چیز میں متلی میں جادو ہوتا ہے، بعض لوگ اس کو غلط لے لیتے ہیں اور بس جادو کے چکروں میں پڑ جاتے ہیں اور اپنا علاج نہیں کرواتے جو میڈیکلی علاج ہے۔ بہر حال! دیکھیں خوبصورتی دیکھیں ﴿وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ﴾ جادو میں سب سے بدترین جادو وہ ہے جس میں گرہ ڈالی جائے اور زیادہ تر گرہ ڈالنے والا جادو عورتیں کرتی ہیں ان کا کام ہے۔ سبحان اللہ! تو کس کے شر سے محفوظ ہونا ہے؟ اللہ نے کیا فرمایا ہے؟ ﴿وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ﴾ اس زمانے میں بھی، اس سے پہلے والے زمانے میں بھی، آج کے زمانے میں بھی۔

بعض مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ پر جب جادو لبید بن عاصم نے کیا تو لبید بن عاصم کی بیٹیوں نے گرہ ڈال ڈال کے یہ جادو کیا تھا۔ اس لیے فرمایا ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ﴾ سبحان اللہ! لفظ عام ہے چاہے وہ لبید بن عاصم کی بیٹیاں ہوں، یہودی ہو، نصاری ہو یا کوئی بھی کلمہ پڑھنے والے بعض مسلمان ہوں، اگر یہ کرتے ہیں یہ عمل جو ہے یہ جادو کا عمل ہے گرہ ڈال کر پھونک مارنا یا نفث کرنا جو ہے یہ جادو کا عمل ہے اور جادو گر کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ جو بھی شخص آپ کو کہتا ہے دھاگہ لے کے آؤنا، یہ اہل ایمان میں سے نہیں ہو سکتا۔ یہ صرف جادو گر ہے، جو کہتا ہے قمیض لے کے آؤ، جو کہتا ہے ٹوپی لے کے آؤ یا جو کہتا ہے کوئی دھاگہ لے کے آؤ، کوئی کہتا ہے اس میں گرہ ڈالو، فلاں پڑھو۔ اگر آپ کو کہے گرہ ڈال کے سورۃ یاسین پڑھونا، یا قل پڑھو یہ بھی جادو میں سے شامل ہے کیونکہ لفظ کیا ہے؟ ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ﴾ قرآن مجید کا طریقہ پڑھنے کا، تلاوت کا یا علاج کا دھاگے میں گرہ باندھنے سے نہیں ہے، نہ تو قرآن میں ہے، نہ سنت میں ہے اور نہ آپ ﷺ کے عمل میں، نہ صحابہ کے عمل میں اور نہ سلف کے عمل میں ہے۔ طریقہ کیا ہے؟ نفث کرنا ہے، تھو تھو کرنا ہے۔ آپ اپنے ہاتھوں پر کریں اور اپنے جسم پر ملیں جیسے آپ ﷺ کرتے تھے، آپ قرآن مجید کی جو آیات ہیں رقیہ کی وہ پانی میں دم کر سکتے ہیں، تھو تھو کر سکتے ہیں اور جو مریض ہے اس پر آپ کر سکتے ہیں لیکن گرہ ڈالنا جو ہے ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ﴾۔

آخر میں ایک اور شر رہ گیا ہے جو اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے کیونکہ جادو صرف شر پسند جادو گر کرتے ہیں، ایک اور عمل ہے، ایک اور خطرناک، مہلک مسئلہ باقی رہ گیا ہے، تیسرے نمبر پر خصوصی طور پر جس کا ذکر کرنا ہے وہ ہے "بد نظر اور حسد" بد نظر اور حسد جو ہے یہ دونوں ملتے جلتے ہیں اور ایک ساتھ ہو سکتے ہیں۔ حاسد کا شر بد نظر کرنے والے سے زیادہ خطرناک ہے۔ حسد کرنے والا وہ شخص ہے جو کسی کو نعمت میں دیکھ کر اس کا دل تنگ ہو جاتا ہے اور اس کی نعمت کے زوال کے لیے سعی کرتا ہے۔ چاہے زبانی کلامی ہو، چاہے عملی طریقے سے ہو، بھئی اس بندے کے اوپر یہ نعمت کیوں آئی ہے یہ میرے پاس کیوں نہیں ہے یہ اس کے پاس کیوں ہے؟ ترقی اس کو ملی ہے مجھے نہیں ملی، پیسہ اس کو ملا ہے مجھے نہیں ملا، نوکری اس کو ملی ہے مجھے نہیں ملی، یہ ساری چیزیں جو ہیں jealousy ہے۔ اس کے دل میں آگ ہے، جلن ہے اس کا سینہ تنگ ہے، اس کی دنیا ساری تنگ ہے وہ لوگوں کو ایسے دیکھتا ہے وہ رہ نہیں سکتا اس کو مزہ نہیں آتا جب تک کہ وہ حسد نہ کرے۔ نعوذ باللہ! ایک عجیب سی بیماری ہے واللہ! یہ لوگ اپنے ہی اس عذاب میں جل کر مر جاتے ہیں۔ الا من رحم اللہ سبحانہ وتعالی۔ جو توبہ کرتے ہیں تو الگ بات ہے لیکن جو توبہ نہیں کرتے واللہ اپنی اسی آگ میں جل کر وہ مر جاتے ہیں۔ ملتا کچھ نہیں ان کو، ملے گا وہی جو مقدر میں لکھا ہے، جو مقدر

میں لکھا ہے وہی ملے گا لیکن عجیب سے لوگ ہیں حسد کرتے ہیں اور دوسروں کی نعمتوں کے زوال کا اور خاتمے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ اب میرے پاس نہیں ہے تو اس کے پاس کیوں ہے۔ اللہ کرے اس کا ایکسیڈنٹ ہو جائے نعوذ باللہ۔ اس کی گاڑی بھی ختم ہو جائے، اس کا گھر بھی ختم ہو جائے، اس کا یہ بھی ہو جائے، اس کو کاروبار میں نقصان ہو جائے، میرا کاروبار ٹھپ ہو گیا اس کا کاروبار جو ہے وہ کہاں پہ جا رہا ہے، میری دکان پر کوئی آتا نہیں اس کی دکان پر رش لگا ہوا ہے، jealousy ہے عجیب سی جلن ہے سینے میں۔ یار اس کو اس رب نے دیا ہے تمہیں بھی رب دے گا۔ تم سینہ چوڑا کرو ذرا اپنا اور رب سے مانگو، رب اسے دے گا تمہیں نہیں دے گا؟ اسے دے کے آزماتا ہے اور تمہیں محروم کر کے آزماتا ہے، آزمائش ہے دونوں کی۔ تم صبر کرو وہ شکر کرے دونوں کامیاب ہو۔

الغرض! ﴿وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ۝﴾ اچھا "حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے" حسد، کوئی شخص حسد کرنے والا ہے آپ سے حسد نہیں کرتا آپ شر سے محفوظ ہوں گے کہ نہیں؟ ہوں گے نہ؟ اچھا جب وہ حسد کرے تب زیادہ خصوصی طور پر پناہ مانگنی ہے کہ نہیں؟ اس لیے اس کا الگ سے ذکر فرمایا ﴿وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ۝﴾

آخر میں بد نظر۔ بعض لوگ دل کے اچھے ہوتے ہیں، زبان کے اچھے ہوتے ہیں ان کی بد نظر بھی لگ جاتی ہے جب وہ کسی اچھی چیز کو دیکھ کر اللہ کا ذکر خاص طور پر ما شاء اللہ یا اللهم بارك یا تبارك الله وغیرہ کے الفاظ، برکت کے الفاظ اور مشیئت کے الفاظ سے نہیں ذکر کرتے۔ سبحان اللہ! اللہ تعالی کی حکمت ہے۔ آپ ایک جملہ کہتے ہیں آپ کا مسلمان بھائی بہن آپ کی اولاد بھی آپ کے اس شر سے بچ سکتی ہے، بد نظر کے شر سے بچ سکتی ہے، ایک جملہ کہتے ہیں۔ اللهم بارك، تبارك الله۔ کیا جاتا ہے آپ کا؟ جانتے ہیں کتنی خطرناک ہے یہ؟ موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

سنن ابن ماجہ میں صحیح قصہ ہے دو صحابیوں کا۔ ایک صحابی نے ایک صحابی کو دیکھتے ہوئے اسے غسل کرتے ہوئے صرف اس کے جو اوپر والا حصہ ہے نیچے تہہ بند تھا اور غسل کرنے کے لیے بیٹھے اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ کے ساتھ عمرے پر جا رہے ہیں اور راستے میں ایک جگہ پر احرام باندھنا تھا وہاں پر میقات میں غسل کر رہے تھے تو ایک صحابی کی نظر پڑی دوسرے صحابی پر۔ کہا: کیا خوبصورت اور گورا چٹا رنگ ہے۔ ماشاءاللہ نہیں کہا، تبارک اللہ نہیں کہا، برکت کی دعا نہیں کی۔ صحابی فرماتے ہیں وہ بیٹھے بیٹھے اسی وقت گر گئے۔ اسی وقت، کوئی بیماری نہیں تھی، کچھ نہیں تھا۔ تو بعض صحابہ گئے، عرض کرتے ہیں اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ! آپ دیکھیے فلاں بندہ جو ہے وہ ٹھیک تھا اور گر گیا ہے۔ کہتے ہیں کسی پر تمہیں شک ہے کہ کسی نے بد نظر تو نہیں لگائی؟ کہتے ہیں فلاں شخص نے کچھ کہا۔ اس کو بلایا۔ کہتے ہیں: "تم میں سے کیوں کوئی شخص اپنے بھائی کا قتل کرنا چاہتا ہے" الفاظ

دیکھیں "تم میں سے کیوں کوئی شخص اپنے بھائی کا قتل کرنا چاہتا ہے۔" سبحان اللہ! یعنی موت بھی واقع ہو سکتی ہے بد نظر سے۔ تو اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ نے حکم دیا اس صحابی کو جس کی بد نظر لگی ہے، وضوان سے کروایا اور جو تہہ بند کا اندر والا حصہ ہے وہ پانی لیا اور برتن میں ڈالا، اور وہ صحابی یعنی بیہوش ہو گئے تھے۔ سبحان اللہ! جن کو بد نظر لگی تھی۔

تو پیچھے جو ہے ان کے سر کے پیچھے والا حصہ اور گردن اور کمر کے اوپر والا حصہ پیچھے والا حصہ جو ہے جہاں پہ دو کندھوں کے بیچ میں یہ جگہ ہے یہاں پر آپ ﷺ نے پانی ڈالا اور پانی لگتے ہی بندہ اٹھ کے بیٹھ گیا فوراً۔ جیسے کہ کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ بد نظر کے علاج میں سے یہ علاج ہے اس حدیث میں پتا بھی چلتا ہے کہ یہ علاج ہے، تو بد نظر اچھے لوگوں کی بھی لگ سکتی ہے اور سب سے زیادہ بد نظر یاد رکھیں یہ قاعدہ اللہ تعالی ہم سب پر رحم فرمائے—والدین کی اپنے بچوں کو لگتی ہے۔

جہالت عام ہے، گھر میں ماں اپنے بچوں کو تیار کرتی ہے اور بڑی خوشی سے کیا پیارا بچہ ہے، دل سے بات نکلتی ہے زباں پہ بات آ جاتی ہے یا گھر میں کوئی اور ہوتے ہیں بچہ گیا۔ اکثر بچے اکثر بیمار کیوں رہتے ہیں؟ میرے پاس آتے ہیں کلینک میں، کئی بچے تو ہفتے میں یعنی ہر ہفتے آتے ہیں مہینے میں تین چار چکر لگتے ہیں، یہی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ پیارا بچہ ہے ماشاء اللہ، اس کو نظر لگی ہوئی ہے کسی کی ذرا جب بچے کو تیار کریں تو جیسے کہ سنت میں بھی ہے اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ کیا پڑھتے تھے؟ أعيذكما بكلمات الله التامات من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة یہ کیا ہے؟ "عين لامة" کیا ہے؟ یہی بد نظر ہے تو یہ بھی استعاذہ کے الفاظ ہیں کہ آپ بچے کو آپ یہ پڑھیں، اس پر دم کریں اور پھر۔ بعض لوگ کالا ٹیکہ لگاتے ہیں یہ شرک میں سے ہے۔ کالا ٹیکہ، بچے کے منہ کو کالا کر دیا بیچارے کا۔ وہ پہلے سے خوبصورت ہے اسے کہتے ہیں یہ بچائے گا یا کالا دھاگا باندھ لیتے ہیں یہ سب شرکیہ طریقے ہیں۔ کرنا کیا چاہیے؟ قرآن وسنت پہ کیا ہمیں ملتا ہے؟ استعاذہ، پناہ طلب کرنا۔

تو بد نظر اس سے بچنے کے لیے اس سورۃ میں آگیا ہے، حاسد کے شر سے بچنے کے لیے، جادو کے شر سے بچنے کے لیے، رات کی تاریکی اندھیرے کے شر سے بچنے کے لیے اور عمومی طور پر ہر شر سے بچنے کے لیے اپنے رب کی پناہ میں آنا سورۃ الفلق مختصر تفسیر کہ جتنے بھی شر اللہ نے پیدا کیے ہیں اس رب کی پناہ میں آکر ہر اس شر سے اپنے رب سے حفاظت طلب کرنا ہے اور یہ عظیم عبادت ہے واللہ! توفیق اسے ملتی ہے جسے اللہ تعالی توفیق دے۔ دیکھیں مصیبتیں ہر طرف سے ہم سب کو گھیرا ہوا ہے، کوئی یہ نہ کہے کہ مجھے کبھی کوئی پریشانی نہیں ہوئی کوئی تکلیف نہیں ہوئی، پریشانی کا علاج اور غم کے علاج کے لیے اور مصیبتوں سے بچنے کے لیے بہترین طریقہ ہے واللہ! بیماریاں ہیں، تکلیفیں ہیں جو بھی ہے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس بہترین علاج ہے۔ سورۃ الناس آخری سورۃ قرآن مجید کی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١ مَلِكِ النَّاسِ ۝٢ إِلَٰهِ النَّاسِ ۝٣ مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝٤ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝٥ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝٦﴾ [الناس: 1-6]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١﴾ کہہ دیجیے (اے میرے پیارے پیغمبر ﷺ)! میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔

﴿مَلِكِ النَّاسِ ۝٢﴾ لوگوں کا بادشاہ۔

﴿إِلَٰهِ النَّاسِ ۝٣﴾ لوگوں کا سچا معبود۔

﴿مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝٤﴾ وسواس خناس کے شر سے۔

﴿الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝٥﴾ جو وسوسہ کرتا ہے لوگوں کے سینوں میں۔

﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝٦﴾ جنوں میں سے اور لوگوں میں سے۔

سورۃ الناس کا بنیادی پیغام بھی وہی ہے جو سورۃ العلق کا اور سورۃ الفلق کا بنیادی پیغام تھا۔ کیا پیغام تھا؟ "الإستعاذة" "پناہ طلب کرنا۔ اور پناہ طلب کرنے کا وہی معنی ہے جو ابھی میں بیان کر چکا ہوں کہ پناہ طلب کرنے والا ضعیف ہے، کمزور ہے، محتاج ہے۔ جس سے پناہ طلب کی جا رہی ہے وہ طاقتور ہے، عظیم ہے اور قادر ہے۔ اور جس کے شر سے محفوظ ہونے کے لیے پناہ مانگی جا رہی ہے وہ شر پسند ہے اس کے شر سے بچنا ہے یہ وہ ایسا شر ہے، جس سے حفاظت مطلوب ہے۔

سورۃ الناس میں جب ہم ترتیب دیکھتے ہیں سورۃ الفلق کے بعد سورۃ الناس ہے، جب عام شر کا ذکر کر دیا گیا ہے ﴿مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ۝٢ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝٣ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝٤ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝٥﴾ اس خصوصی جو شر و رہیں جن کا الگ سے ذکر کیا گیا ہے ایک ان سے زیادہ خطرناک ایک شر باقی رہ گیا ہے جو جادو سے بھی زیادہ خطرناک ہے، جو بد نظر سے بھی حسد سے بھی زیادہ خطرناک ہے، جو رات کی تاریکی اندھیرے سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ وہ کیا ہے؟ ﴿الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾ ایک تو انسان کے اپنے جو نفس کا شر ہے وہ اور اس کے بعد کا جو ہے " الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ " وسواس خناس کا شر، لیکن وسواس خناس کا ذکر بعد میں ہے، ابتداء دیکھیں بڑا پیارا انداز ہے۔ اچھا کیونکہ وسواس خناس کا شر زیادہ

خطرناک ہے سورۃ الفلق میں اس کو شامل نہیں کیا گیا ہے، اس کا ذکر الگ سے کیا گیا ہے نئے انداز بیاں سے۔ سورۃ الفلق میں پناہ رب سے طلب کی جا رہی ہے لیکن رب ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ رب فلق صرف ایک ہے اور جس کے شر سے محفوظ ہونا ہے اس کا الگ سے ذکر کیا ہے چار چیزیں ہیں ﴿مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ اور پھر اجمال کے ساتھ اور پھر تفصیل جو ہے ﴿وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾﴾ اجمال اور تفصیل ساری آ گئی ہے۔ سورۃ الناس میں opposite ہے اس کے، سبحان اللہ! کس کس انداز میں؟ کہ پناہ طلب کرنا جو ہے زیادہ مضبوط ہے جس کے شر سے پناہ طلب کی ہے وہ ایک چیز ہے تین نہیں ہیں ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ایک مرتبہ ہے نہ؟ اچھا ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ إِلَٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾﴾ تین مرتبہ ذکر ہے یعنی شر جس سے بچنا ہے وہ اتنا خطرناک ہے کہ تین مرتبہ مختلف انداز سے بیان کیا گیا ہے، اپنے رب کی پناہ طلب کی گئی ہے۔ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ "رب الناس" لوگوں کا رب ہے، وہی مشکل کشاء ہے لوگوں کا، وہی حاجت روا ہے، وہی خالق ہے، مالک ہے، نفع نقصان کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔ ﴿مَلِكِ النَّاسِ﴾ بادشاہ ہے لوگوں کا۔ اسی کا حکم چلتا ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے، کسی اور کا حکم چل نہیں سکتا۔ لوگوں پر اصل حکومت رب کی ہے کسی اور کی ہو نہیں سکتی۔ جو لوگوں کی حکومتیں ہیں بادشاہت ہے وہ سب جزوی ہے، مختصر سی ہے۔ کتنی زندگی ہے؟ 70، 80، 100 سال ختم، اس کے بعد کیا ہے؟ لیکن جو مالک حقیقی ہے وہ رب ذوالجلال سبحانہ وتعالی ہے، اسی کی بادشاہت ہے اور کمال کی بادشاہت ہے کوئی حد نہیں اس بادشاہت کی۔ عظمت، رب کی عظمت اور طاقت کا ذکر ہے، بادشاہت۔

﴿إِلَٰهِ النَّاسِ﴾ سچا معبود لوگوں کا۔ اے اللہ تعالی تو ہی میرا رب ہے، لوگوں میں سے میں بھی ہوں نہ، لیکن عمومی لوگوں کا ذکر کیا ہے، میرا رب اور تمام لوگوں کا رب، زیادہ معنی کہاں مضبوط ہے؟ میرا بادشاہ، تمام لوگوں کا بادشاہ، میرا معبود سچا معبود تمام لوگوں کا سچا معبود، زیادہ مضبوطی ہے نہ الفاظوں میں۔ اس حقیقت کو اور معنی کو بیان کرنے کے بعد اب اصل بات ہے جس کے شر سے محفوظ ہونا ہے۔

﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾ "مِنْ شَرِّ" تو ہم جانتے ہیں "شر سے"۔ "الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ" کیا ہے؟ "وسواس" وسوسہ کرنے والا۔ وسوسہ کیا ہوتا ہے؟ دل میں ایسی باتیں ڈالنا جو کہ ہلاک کر دیں، مختصر دو لفظوں میں۔ جو بھی آپ کو ہلاک کرنے کے لیے وسوسے آتے ہیں یا خیالات آتے ہیں، تصورات آتے ہیں خفیہ طریقے سے جس کا آپ کو پتا نہیں ہے کہ کیا ہے، کوئی آپ کو باہر سے نہیں بتاتا، وسوسہ ہوتا ہے اور وہ آپ کے ذہن آپ کے دل میں کوئی ایسی بات بیٹھ جاتی ہے لیکن یہ یقین ہے

کہ وسوسے میں کوئی خیر نہیں ہے۔ اگر کچھ خوبصورتی بھی نظر آتی ہے کیونکہ وسواس خناس کی طرف سے ہے تو اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔ کیونکہ شیطان کے بہکانے کے مختلف انداز مختلف طریقے ہیں۔ ﴿ الْوَسْوَاسِ﴾ وسوسہ کرنے والا۔ ﴿ الْخَنَّاسِ﴾ چھپ جانے والا اور دوڑنے والا۔ خَنَسَ یعنی دور ہو جانے والا۔ وسوسہ کرتا ہے جب یہ بندہ یہ انسان جو ناس میں سے ایک فرد ہے جب اپنے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے تو وسوسہ شروع کر دیتا ہے۔ جونہی یہ بندہ اپنے رب کا ذکر شروع کر دیتا ہے یہ خناس ہو جاتا ہے، بھاگ جاتا ہے، دور ہو جاتا ہے۔ وسوسے سے رک جاتا ہے۔ وسوسے کی طاقت رکھتا نہیں ہے کیونکہ اس بندے نے اپنے رب کا ذکر شروع کر دیا ہے کوئی بھی ذکر ہو۔ تسبیح ہو، تحمید ہو، تھلیل ہو، تکبیر ہو، درود ہوا، فضل الذکر لا اللہ الا اللہ، افضل الدعاء الحمد للہ کوئی بھی ہو، جونہی ذکر زبان سے شروع ہو جاتا ہے خناس بھاگ جاتا ہے، وسواس رک جاتا ہے۔ اس لیے کثرت ذکر کا ذکر قرآن مجید میں کیوں ہے؟ دیکھیں، ذکر کے ساتھ کثرت ہے کہ نہیں؟ دیکھ لیں، جہاں ذکر کا لفظ ہے وہاں کثرت کا بھی ہے، وجہ کیا ہے؟ کہ یہ بندہ جتنی کثرت سے رب کا ذکر کرتا ہے اتنا ہی شیطان پر غالب ہوتا ہے، یہ قاعدہ یاد رکھ لیں۔ جونہی ذکر میں کمی ہوتی ہے جتنی ذکر میں کمی ہوتی ہے اتنی ہی شیطان کے مقابلے میں کمی ہوتی ہے۔ سب سے بڑا دشمن شیطان ہے۔ قسم کھائی ہے اس نے رب کی کہ وہ بہکا کر رہے گا اور جہنم رسید کر کے رہے گا، نہیں چھوڑے گا وہ۔ وہ ایڑی چوٹی کا زور لگائے گا، وہ اپنے چیلے اپنی ہر طاقت لگا دے گا اس بندے کو اپنے رب سے دور کرنے کے لیے اور اس بندے کو ہلاک کرنے کے لیے۔ ہمیں کیا کرنا ہے؟ سبحان اللہ!

شیطان ہمارے خون میں دوڑتا ہے، ہمیں نظر آتا نہیں ہے وہ دل میں وسوسہ کرتا ہے، خفیہ طاقت اس کے پاس ہے اور خفیہ اس کے چیلے ہیں۔ اس اعتبار سے ہم کمزور ہیں کہ نہیں؟ جب دشمن آپ کا خفیہ ہو، اتنے قریب ہو کہ آپ کے خون میں دوڑتا ہو، اتنے قریب ہو کہ آپ کے دل میں بیٹھا ہے۔ وسواس الخناس۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اس نے ایک یعنی کیا کہتے ہیں خرطوم جیسے کہ ایک نوکدار چیز ہوتی ہے اپنے بندے کے دل میں اسے رکھا ہوا ہے اپنے منہ کو اور وہ وسوسہ کرتا رہتا ہے مسلسل۔ سیدھا دل پہ اثر ہوتا ہے۔ سیدھا۔ جونہی رب کا ذکر شروع ہو جاتا ہے قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے، نماز اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے، عام اذکار اللہ تعالیٰ کا ذکر ہیں، جب بھی ذکر میں مصروف ہو جاتا ہے یہ ہٹ جاتا ہے۔ اور جونہی ذکر سے غافل ہوتا ہے واپس اپنے کام میں لگ جاتا ہے۔ ﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾۔

وسوسہ کہاں پہ کرتا ہے؟ اگر آنکھ میں ہوتا ہے، کان میں ہوتا ہے، سر میں ہوتا ہے، ہاتھ یا پاؤں میں تو بات اتنی خطرناک نہیں ہے، کیا خیال ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی ذکر فرمایا تا کہ بات کتنی اہمیت کی حامل ہے ﴿الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ﴾

وہ جو وسوسہ کرتا ہے لوگوں کے سینوں میں۔ سینے میں کیا ہے؟ دل ہے۔ اور دل سب سے نازک چیز ہے۔ دل جس کا سدھر گیا وہ بندہ سدھر گیا۔ جس کا دل ناکارہ ہو گیا وہ بندہ کبھی سدھر نہیں سکتا، وہ کبھی کامیاب ہو نہیں سکتا۔ وہ شیطان لگا ہے دل میں وسوسہ کرنے، وہ شیطان کے مختلف حربے ہیں کفر سے لے کر مباحات تک۔ یا مباحات کے بعد بھی وقت ضائع کرنے تک۔ عام مباحات میں سب اس کو شامل ہے، وہ دیکھتا ہے کہ بندہ کہاں پھنسے گا، کس جال میں پھنسے گا، جال بچھایا ہوا ہے اس نے، نہیں چھوڑے گا وہ۔ کفر سے بچ گیا، شرک سے بچ گیا، بدعات مکفرہ سے بچ گیا، عام بدعات سے بچ گیا، محرمات کے ارتکاب سے بچ گیا، فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی سے بچ گیا تو اس کا وقت ضائع کرنا ہے۔ مباحات میں لگادو، اس سے بچ گیا تو کرتے کرتے چھوڑے گا نہیں۔ وسوسے مسلسل دل میں آ رہے ہیں اور کسی نہ کسی جال میں پھنسانا ہے۔ ﴿الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ﴾ جب ہم سنتے ہیں تو فوراً خوف طاری ہو جاتا ہے ارے وہ اتنا طاقتور شیطان میرے دل میں جو سب سے قیمتی چیز میرے جسم کا حصہ ہے اس میں وسوسہ کرتا ہے اور مجھے ناکام کرنے کی تگ و دوڑ میں لگا ہوا ہے، ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے تو مجھے کیا کرنا ہے اور میں کیا کر رہا ہوں؟ کیا کرنا چاہیے؟ وسواس ہے، دیکھیں دو اس کی صفات ہیں وسواس ہے اور خناس ہے۔ یہ دیکھیں ایک تو بری خبر بھی ہے اور ایک خوشخبری بھی ہے۔ وسواس میں مشکل ہے، شر ہے۔ خناس میں خوشخبری ہے کہ خناس جو ہے وہ دوڑنے والا بھی ہے، چھپنے والا بھی ہے اور اپنے اس شر کو روکنے والا بھی ہے۔ وہ خود رک جاتا ہے۔ تو ہمیں اس چیز کے پیچھے لگنا ہے جو اس شیطان کو اس شر سے روک دے، وہ کیا ہے؟ رب کا ذکر ہے۔

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ اس میں استعاذہ ایک چیز ہے، رب کی پناہ میں آنا ہے اور کثرت سے ذکر کرنا ہے۔

﴿الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ﴾ جگہ کا پتا چل گیا ہے کہ دل ہے، سینے کے اندر دل ہے اس کے اندر وسوسہ کرتا ہے اور دل سب سے قیمتی حصہ ہے اس کی حفاظت لازمی کرنی ہے، دل کی حفاظت اصل مقصد ہے جسم کی حفاظت سے پہلے۔ ہم جسم کی حفاظت کتنی کرتے ہیں، صبح اٹھ کے ٹوتھ برش بھی ہوتا ہے، منہ بھی دھوتے ہیں، آنکھیں بھی دھوتے ہیں چہرہ بھی دھوتے ہیں اور پورے جسم کا ہمیں خاص خیال ہوتا ہے، کبھی دل کی حفاظت کا بھی ہم نے سوچا ہے دل کو کیسے پاک کیا جاتا ہے، دل میں وہ کون سی آخر چیزیں ہیں جس سے ہم نے دل کو پاک کرنا ہے اور ان میں سے ایک چیز ہے وسواس خناس ہے۔ اس کے شر سے دل کو بچانا ہے، دل کو محفوظ کرنا ہے تو سورۃ الناس میں یہ بھی پیغام ہے: اے قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے! قرآن مجید کی تم اختتام پر پہنچے ہو، اللہ کی اس پاک کلام کے اختتام پر پہنچے ہو اب اپنے اس دل کا خاص خیال رکھنا ہے تم نے، استعاذہ میں کرتے

ہوئے، رب کی پناہ طلب کرتے ہوئے اور کثرت سے رب کا ذکر کرتے ہوئے، ذکر مسنون، بدعت اور تمہیں ڈبو دے گی، وسواس خناس یہی چاہتا ہے کہ یہ بدعت اور خرافات ہو۔

﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾ وسوسے کرنے والے وسواس الخناس تو ہے، وسواس خناس کون ہے؟ کیا اس کے اور بھی کوئی صورتیں ہیں کہ نہیں؟ اس کی پناہ میں اپنے رب سے طلب کر رہا ہوں اس کی تفصیل آگے آخری آیت میں ﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾ سب سے خطرناک شیطان لوگ سمجھتے ہیں کہ جنوں کے شیاطین ہیں، وہ ہیں خطرناک ہیں کوئی شک نہیں ہے، لیکن کیا سب سے خطرناک ہیں؟ یہ بڑا سوالیہ نشان ہے۔ خطرناک تو ہیں، ہمیں نظر نہیں آتے، وسوسہ کرتے ہیں، خون میں دوڑتے ہیں، شیطان نے قسم کھائی ہے بہکانے کے لیے اس بندے کو اپنے رب سے دور کرنے کے لیے، نافرمان بنانے کے لیے، جہنم رسید کرنے کے لیے وغیرہ وغیرہ۔ آخری لفظ بڑا خطرناک لفظ ہے۔ ﴿وَالنَّاسِ﴾ ناس سے شروع ہوئی "رب الناس" سے اختتام بھی ناس پر ہے۔ خوبصورتی ہے انداز بیان کی واللہ! اس لیے اتنے لوگ کہتے تھے شاعر ہے یہ، مشرکین کیا کہتے تھے؟ یار محمد تو شاعر ہے یہ شعر پڑھتا ہے، لوگوں کے دلوں میں شعر کا اثر ہوتا ہے اور لوگ بہک جاتے ہیں اس کی باتوں میں آجاتے ہیں۔ اور سین کا لفظ دل میں سیدھا جا کے لگتا ہے دیکھیں ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١﴾ بعض لوگ تلاوت کرتے ہیں سین کو اس کا حق نہیں دیتے، غلط ہے۔ سین کا حق دینا ہے۔ جب سین آپ سنتے ہیں نہ کہاں اثر ہوتا ہے؟ دیکھ لیں، کبھی زور سے پڑھ کے دیکھیں۔ اور سین کہاں پہ جاکے لگتی ہے۔ واللہ دل میں اثر ہوتا ہے۔

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١ مَلِكِ النَّاسِ ۝٢ إِلَٰهِ النَّاسِ ۝٣ مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝٤ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝٥ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝٦﴾ [الناس: 1-6] لوگوں کا ذکر کرتے کرتے سب سے خطرناک قسم کے وسوسہ کرنے والے ہیں انسانوں میں سے وہ جو باطل مناھج پر قائم ہیں۔ غلط راستہ اختیار کر چکے ہیں، اہل الضلال۔ ان سے بچنا بھی لازمی ہے۔ شیطان کے شر سے تو بچنا شاید آسان اس لیے ہے کہ یقیناً وسواس الخناس ہے۔ آپ رب کا ذکر کرتے ہیں وہ دوڑ جاتا ہے۔ وسوسے سے رک جاتا ہے لیکن شیاطین الانس جو ہیں آپ ذکر کرتے ہیں آیت الکرسی دس دفعہ پڑھتے ہیں، آپ سورۃ الاخلاص سورۃ الفلق سورۃ الناس پڑھتے ہیں وہ آپ سے یونہی جڑے بیٹھے رہتے ہیں بلکہ وہ آپ کو خود بھی سناتے ہیں۔ زیادہ خطرناک ہے کہ نہیں؟ اس لیے ان کے شر سے بچنا بڑی بات ہے واللہ اور بہت ضروری ہے۔ اور جب تک ہم علم حاصل نہیں کرتے، جب تک ہم منہج السلف نہیں اپناتے، اس کی حقیقت کو نہیں جانتے، اپنی اساس کو مضبوط نہیں کرتے تو شیاطین الانس سے بچنا مشکل ہے، ناممکن نہیں ہے مشکل ضرور ہے۔ اس لیے طالبعلم کو چاہیے کہ وہ اپنے منہج کی خصوصی طور پر خاص اہتمام کرے اور اپنے

منہج کو مضبوط کرنے کے لیے جو بھی اقدامات ہیں جس کی اساس طلب العلم ہے وہ لازمی ہے اس کے لیے اپنا وقت نکالے اور اپنے رب سے دعا بھی کرتا رہے۔

مختصر تفسیر سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی۔ معنی اور بھی ہیں جو شامل کرنے ہیں، وقت ختم ہو گیا ہے میں معذرت چاہتا ہوں، لیکن سمجھدار کو اشارہ کافی ہے، ہر شر سے بچنے کے لیے معوذتین ان دو سورتوں کو کہا جاتا ہے۔ اس لیے ان دونوں کو ایک ساتھ میں نے ذکر کیا ہے تاکہ معنی تمام ہو جائے۔ پناہ رب سے طلب کریں، رب کی تعظیم کریں، رب کی ربوبیت کا حق ادا کریں توحید پر عمل کرتے ہوئے اتباع سنت کے ساتھ صحیح منہج پر قائم ہوتے ہوئے اگر آپ اپنی سمت سیدھی کر لیتے ہیں، صراط مستقیم کو اپنا لیتے ہیں جس کی دعا ہر نماز میں سورۃ فاتحہ میں آپ اپنے رب سے مانگتے ہیں ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿٦﴾﴾ جب کہ پہلے آپ نے وعدہ کر لیا اپنے رب سے ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿٥﴾﴾ تو ان شاء اللہ جتنے بھی باقی مناہج باطلہ ہیں مغضوب علیھم کا راستہ ہیں یا ضالین کا راستہ ہیں اللہ تعالی آپ کو محفوظ کرے گا اس سے اور ہر شر سے۔

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی ہمیں ہر شر سے محفوظ فرمائے جو بھی مناہج الضلال ہیں، وسواس الخناس ہیں یا جو بھی شرور موجود ہیں اس دنیا میں اللہ تعالی ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے اور تمام مسلمانوں کو ہر شر سے محفوظ فرمائے۔ واللہ اعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (113-114:سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی مختصر تفسیر) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio